رسائل و مسائل

سفر میں قصرِ صلوٰۃ

جناب مولانا عبدالمالک صاحب - شعبۂ استفسارات - منصورہ، لاہور

سوال:- ہمارے کالج میں ایک مسئلہ وجہ نزاع بنا ہوا ہے۔ اس میں راہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں:

۱- ہم طالب علم دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہیں، ہمارے کورس کی مدت ۹ ماہ ہے لیکن ہم ہر ہفتے واپس گھر چلے جاتے ہیں۔ کیا ہم نماز قصر ادا کریں یا مکمل۔

۲- جس آدمی پر نماز قصر واجب ہے۔ وہ آدمی اگر مکمل نماز ادا کرے تو گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

جواب:-

۱- آپ لوگ مقامی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی کوشش کریں تاکہ سرے سے یہ مسئلہ نہ پیدا ہو کہ آپ نے پوری نماز پڑھنی ہے یا قصر کرنا ہے۔ اگر اتفاقاً نماز باجماعت نہ ملے تو ایسے طلبا جن کے گھر کالج سے اڑتالیس میل (۴۸) کے فاصلہ پر ہیں اور ہر ہفتہ گھر جاتے ہیں تو وہ قصر کریں۔ اور جنہوں نے پندرہ دن بعد گھر جانا ہو وہ پوری نماز پڑھیں۔ کیونکہ وہ مقیم شمار ہوں گے اور ہر ہفتہ گھروں کو جانے والے کالج کے ہاسٹل میں مسافر شمار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ جیسے دیندار اور اسلامی انقلاب کے لیے جدوجہد کرنے والے طلبہ کی تعداد میں اضافہ فرمائے۔

۲۔ جس آدمی پر قصر نماز واجب ہے وہ قصر پڑھے۔ مقصد تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے۔ رہی عبادت تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ فرضوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ نوافل پڑھے جا سکتے ہیں جسے زیادہ عبادت کا شوق ہو وہ تہجد، اشراق، اوابین، صلوٰۃ التسبیح پڑھ لیا کریں۔

تین سوال

سوال: سوالات درج ذیل ہیں:-

۱۔ ایک شخص ظہر کی نماز میں جماعت کے ساتھ اس وقت شریک ہوتا ہے جبکہ ایک رکعت گذر چکی ہوتی ہے۔ اب جب وہ یہ رکعت آخر میں پڑھتا ہے تو فاتحہ کے بعد وہ شخص جو سورت پڑھے گا۔ وہ قرآن میں ترتیب کے لحاظ سے پہلے آنے والی سورت پڑھے گا یا بعد میں آنے والی سورت۔ مثلاً جب وہ جماعت میں شریک ہوا تو دوسری رکعت جاری تھی۔ اور امام نے سورہ علق پڑھی۔ اب سلام کے بعد جب وہ کھڑا ہو گا تو کیا سورۃ الناس پڑھے یا سورہ فلق سے پہلے آنے والی کوئی سورۃ پڑھے گا؟

۲۔ رسالہ ہفت روزہ "ختم نبوت" میں جناب مولانا نے فتویٰ دیا ہے کہ ٹیلی وژن دیکھنا حرام ہے حتیٰ کہ اگر ٹی وی پر حج کی کارروائی بھی نشر ہو رہی ہو تو اسے دیکھنے سے بھی گناہ ہوتا ہے۔ یہ بات کہاں تک صحیح ہے؟ کیونکہ ٹی۔ وی کے منفی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ بہت سے مثبت پہلو بھی ہیں۔

۳۔ مسجد میں کھڑے ہو کر یا مسجد کے سپیکر سے کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرنا یا کسی کے جنازے کی اطلاع عوام تک پہنچانا شرعاً درست ہے؟ کیونکہ ہماری مسجد کے امام صاحب اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔

جوابات:-

۱۔ مقتدی جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ نماز پڑھنا شروع کرے تو فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورۃ پڑھ سکتا ہے، ترتیب کا قائم رکھنا ضروری نہیں ہے۔ دراصل ایسا شخص

جس سے کچھ رکعتیں رہ جائیں وہ اُن کی قضا کرتا ہے۔ جنہیں امام اس سے پہلے پڑھ چکا تھا۔ گویا یہ بعد والی رکعتیں پہلے پڑھتا ہے اور پہلے والی رکعتیں بعد میں پڑھتا ہے۔ اس طرح سے اس کی نماز میں ترتیب تو ختم ہو گئی ہے۔ آپ کے سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ امام کے پیچھے فاتحہ کے علاوہ "سورۃ" بھی پڑھتے ہیں ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ امام کے پیچھے "سری نمازوں" میں صرف فاتحہ پڑھنے کی اجازت ہے۔ بہرحال جب ایسی صورت پیش آجائے تو ان رکعتوں میں، جن کی آپ امام کے پیچھے قضا کریں کوئی بھی سورت پڑھ سکتے ہیں۔ امام نے جو سورتیں پڑھی ہیں، اُن کو مدنظر رکھ کر ترتیب سے سورتیں پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ بالعموم کبھی پہلے پڑھی جانے والی رکعت کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کیا پڑھا گیا۔ خصوصاً سری نمازوں میں تو بالکل ہی لاعلمی رہتی ہے۔

۲۔ ٹی۔ وی پر ایسا پروگرام دیکھنا جائز ہے جسے ٹی۔ وی کے بغیر دیکھنا جائز ہے، یعنی جو چیز بذاتِ خود ایسی نہ ہو کہ اُسے نہ دیکھا جا سکتا ہو اُسے ٹی۔ وی پر دیکھا جا سکتا ہے اور جس کا بذاتِ خود دیکھنا ممنوع ہو اُسے ٹی۔ وی پر دیکھنا بھی ممنوع ہو گا۔

۳۔ مسجد میں کسی ایسی گمشدہ چیز کا اعلان نہیں کیا جا سکتا جو مسجد میں نہ گم ہوئی ہو، اس کے علاوہ ایسے دوسرے اعلانات کیے جا سکتے ہیں جن کا دنیوی کاروبار سے تعلق نہ ہو۔ نماز جنازے کا اعلان اور جلسے کا اعلان مسجد سے ہو سکتا ہے۔